ڈاکٹر سہیل عباس خان

استاد شعبۂ اردو،

جامعہ ٹوکیو برائے مطالعات خارجی، جاپان

مالک رام: وضاحتی کتابیات

The distinguished researcher, critic, writer and the Ghalib scholar Malik Raam occupies a unique place in Urdu literature. He is considered to be an authority on research on Abul Kalam Azad and Ghalib. Moreover, Rashid Ahmad Siddique and his works are also among his interests. In this article, the researcher has furnished important details about the contributions of Malik Raam. Encompassing various dimensions of Malik Ram and taking his creative and writing career into consideration, the researcher has also discussed his status as sketch-writer. Malik Raam has shed light on some of the extremely significant aspects of two of the great Urdu literary figures: Asad Ullah Khan Ghalib and Abul Kalam Azad. He added new dimensions to the study of Ghalib and, similarly, edited many works of Abul Kalam providing extensive annotations and references. The researcher has taken into account all these aspects of Malik Raam. The researcher has also pointed to some other articles and essays by Malik Raam. The places, dates, and sources of these publications have also been determined. Besides, the researcher has also focused on the books written about Malik Raam. In this way, this article is a kind of annotated bibliography of Malik Raam.

مالک رام، بویجہ (پھالیہ، پنجاب، پاکستان، ۲۲/دسمبر ۱۹۰۶ء۔۱۶/اپریل ۱۹۹۳ء، دہلی) نام والد نہال چند۔ محقق، ادیب۔ دہلی بھارت

توقیت مالک رام:

والد: لالہ نہال چند

ان کے والد لالہ سوداگر مل تھے۔ لالہ نہال چند چار بھائیوں اور دو بہنوں میں سب سے چھوٹے تھے؛ اور غالباً سب سے زیادہ تعلیم یافتہ بھی۔ وہ انگریزی عہد میں فوج کے کمسریٹ کے محکمے میں ملازم رہے۔ اور اسی سلسلے میں انیسویں صدی کے آخر میں چین کے خلاف لڑائی کے زمانے میں تقریباً سات سال تک چین میں مقیم رہے۔ وہاں سے وہ اس صدی کے شروع میں واپس آئے۔

ولادت:

بروز ہفتہ (صبح ۷ بجے) ۲۲ دسمبر ۱۹۰۶ء (پھالیہ، ضلع گجرات، پاکستان)۔ تعلیمی اسناد اور ملازمت کے سرکاری ریکارڈ

میں ان کی تاریخ ولادت ۸ مارچ ۱۹۰۷ء ملتی ہے ،لیکن یہ غلط ہے۔

والد کا انتقال:

لالہ نہال چند کا بعارضۂ طاعون پھالیہ ہی میں عین جوانی میں ۲ جنوری ۱۹۰۷ء کو انتقال ہوا،اس وقت ان کی عمر تقریباً ۳۵ برس ہوگی۔گویا مالک رام صرف بارہ دن کے تھے کہ سایۂ پدری سے محروم اور یتیم ہو گئے ۔ان سے صرف ایک بڑے بھائی ایشر داس اور تھے ؛ اس وقت ان کی تقریباً گیارہ برس کی عمر تھی۔

تعلیم:

چار برس کے تھے کہ والدہ سے ضد کرکے سکھوں کے مقامی گوردوارہ میں (جسے اس زمانے میں دھرم شالہ کہتے تھے) پڑھنے کے لیے جانے لگے ۔یہاں کوئی سال بھر رہے۔اس دوران میں سکھ دھرم کی بنیادی بانیاں (جپ جی؛رہ داس؛ کیرتن سوہلا؛سکھ منی وغیرہ) پڑھیں اور حفظ کیں۔یہ سب تعلیم پنجابی زبان میں گورمکھی رسم الخط کے ذریعے ہوئی تھی۔

سال بھر بعد اپریل ۱۹۱۲ء میں مقامی ڈسٹرک بورڈ مڈل اسکول میں داخلہ لیا۔یہیں سے ۱۹۲۰ء کے شروع میں یونی ورسٹی سے مڈل کی سند لی۔مڈل یعنی آٹھویں کا امتحان پاس کرنے کے بعد وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی اسکول وزیر آباد (ضلع گوجرانوالہ) میں داخلہ لے لیا۔یہیں سے جونیر اور سینیر (انگریزی) کے بعد مارچ ۱۹۲۴ء میں پنجاب یونی ورسٹی کی دسویں (M.S.L.C) کی سند لی۔۱۹۲۴ء میں حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا کہ آیندہ ہر ضلع میں انٹرمیڈیٹ کالج اور تحصیل میں ہائی اسکول قائم ہوگا۔اس فیصلے کی تعمیل میں گجرات میں گورنمنٹ انٹر کالج کی تشکیل ہوئی۔مالک رام نے انٹر کا امتحان اسی کالج سے ۱۹۲۶ء میں پاس کیا۔

اس کے بعد وہ لاہور منتقل ہوگئے۔۱۹۲۸ء میں ڈی۔اے۔وی کالج ،لاہور سے بی اے کی ،اور ۱۹۳۰ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے (تاریخ) کی سند حاصل کی۔

۱۹۳۰ء میں پنجاب یونی ورسٹی نے ملازم پیشہ لوگوں کی سہولت کے لیے یونی ورسٹی لا کالج میں وکالت کی تعلیم کے لیے شبینہ درجے (Evening Classes) کھول دیے۔مالک رام کے پاس خالی وقت تھا ؛یہ بھی ان درجوں میں شامل ہو گئے ۔اور دو برس بعد انھیں بھی ایل ایل بی کی سند مل گئی۔لیکن یہ محض تفنن تھا؛انھوں نے کبھی وکالت نہیں کی۔

بھائی کی وفات:۱۸؍اکتوبر ۱۹۱۸ء

پہلی عالمی جنگ (۱۹۱۴ء۔۱۹۱۸ء) کے اختتام کے قریب دنیا ہولناک وبائی انفلوئنزا کا شکار ہوگئی تھی۔بلا مبالغہ لاکھوں آدمی موت کے گھاٹ اُتر گئے۔مالک رام کے بڑے بھائی ایشر داس بھی اسی میں فوت ہوئے۔

شادی:

۱۸؍مئی ۱۹۳۱ء کو شریمتی ودیا وتی سے میاں میر (لاہور چھاؤنی) میں شادی ہوئی۔شریمتی ودیا وتی کے والد کا نام لالہ دھنپت رائے تھا۔وہ ساہیوال کے رہنے والے تھے۔ودیا وتی ان کی سب سے بڑی بیٹی اور بڑی اولاد ہیں۔اس سے اور

تین بھائی اور دو بہنیں چھوٹی ہیں۔لالہ دھنپت رائے اردو علم و ادب کا اچھا ذوق رکھتے تھے۔ان کی کچھ مضامین اردو کے مختلف رسالوں میں ملتے ہیں۔حکومتِ ہند کے محکمہ دفاع کے فارم ڈیپاٹمنٹ میں ملازم تھے؛۱۹۴۶ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے ۔تقسیم ملک کے بعد وہ اپنے بڑے بیٹے کندن لال کے ساتھ میرٹھ میں مقیم رہے، جہاں ان کا ۱۶ردسمبر ۱۹۶۸ء صبح بعارضۂ قلب انتقال ہوا ۔ان کی ولادت ۲۸ردسمبر ۱۸۸۵ء کی تھی؛ ۸۳ سال کی عمر پائی۔

اولاد:

(۱) اوشا (بڑی بیٹی) ۷رنومبر ۱۹۳۴ء کو لاہور میں پیدا ہوئی۔

(۲) ارونا (منجھلی بیٹی) ۲۰رجولائی ۱۹۳۷ء کو شملے میں پیدا ہوئی۔

(۳) بشریٰ (چھوٹی بیٹی) ۲۹رجنوری ۱۹۴۱ء ،اسکندریہ (مصر) میں پیدا ہوئی۔

(۴) آفتاب (بڑا بیٹا) ۱۰ردسمبر ۱۹۴۲ء ،اسکندریہ میں پیدا ہوا۔

(۵) سلمان (چھوٹا بیٹا) ۴راگست ۱۹۴۵ء ،اسکندریہ میں پیدا ہوا۔

ملازمت:

مالک رام نے ملازمت کا آغاز صحافت سے کیا۔اس سلسلے میں انھوں نے مندرجہ ذیل جرائد میں کام کیا۔

۱۹۳۲ء۔۱۹۳۵ء: ایڈیٹر ہفت روزہ آریہ گزٹ ،لاہور۔یہ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا نمایندہ اخبار تھا۔اسی زمانے میں مالک رام کے تعلقات آریہ سماج کے چوٹی کے لیڈروں سے ہوئے۔

۱۹۳۱ء ۔۱۹۳۶ء: ایڈیٹر، ماہانہ نیرنگ خیال ،لاہور۔

جنوری ۱۹۳۶ء ۔جون ۱۹۳۶ء: روزنامہ بھارت ماتا، لاہور۔

جون ۱۹۳۶ء۔۱۹۳۸ء: ملازمت حکومتِ ہند (عارضی)۔اس دوران محکمۂ اطلاعات عامہ اور پولیٹکل ڈیپاٹمنٹ میں کام کیا۔

۱۹۳۹ء۔۱۹۴۷ء: ملازمت حکومت ہند (مستقل)۔۱۹۳۸ء میں حکومت ہند نے طے کیا کہ ہندوستان کی بیرونی تجارت کو فروغ دینے کے لیے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے دفتر کھولے جائیں۔چنانچہ اس فیصلے کے بموجب جاپان (کوبے)، اٹلی (میلان)، کینیڈا (مانٹریال)، مصر (اسکندریہ)، مشرقی افریقہ (ممباسا) اور اسٹریلیا (سڈنی) کا انتخاب ہوا، اور ان شہروں میں انڈین گورنمنٹ ٹریڈ کمشنر مقرر کیے گئے ۔اسکندریہ (مصر) کا دفتر جنوری ۱۹۳۹ء میں کھلا ۔اور یہاں مسٹر انعام المجید آئی ۔سی ۔ایس ٹریڈ کمشنر مقرر ہوئے۔مالک رام اسی دفتر میں سپرڈنٹ بنا کر بھیجے گئے ۔ان کا انتخاب اس بنا پر کیا گیا تھا کہ وہ عربی جانتے تھے اور ان کا اسلام اور اسلامی علوم وفنون کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔اسکندریہ جانے سے قبل انھوں نے کلکتہ میں یکم اپریل سے ۳۰ جون ۱۹۳۹ء تک تین مہینے ڈائرکٹر جنرل تجارتی معلومات و شماریات (D.G.C.I.& S) کے دفتر میں تربیت حاصل کی اور ۲۲ رجولائی ۱۹۳۹ء کو اپنے خاندان سمیت پی اینڈ اُو کمپنی کے

’’راولپنڈی‘‘ نامی جہاز پر مصر کے لیے روانہ ہوگئے۔وہ ۳۱؍جولائی صبح مصر کی بندرگاہ پورٹ سعید پہنچے؛ اور وہاں سے ریل سے اسی شام اسکندریہ پہنچ گئے۔انھوں نے اپنے عہدے کا چارج اگلی صبح یعنی یکم اگست کولیا۔وہ تین برس کے لیے مصر بھیجے گئے تھے۔لیکن اتفاق کی بات کہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو دوسری عالمی جنگ چھڑ گئی۔جس سے سمندری رستے بالکل غیر محفوظ ہو گئے۔یہاں سے کوئی اور شخص مصر بھیجا نہ جاسکا،یا جانے پر تیار نہ ہوا،اور یوں انھیں غیر متوقع طور پر طویل عرصے کے لیے مصر میں قیام کرنا پڑا۔دفتر اگرچہ اسکندریہ میں تھا لیکن اس کا دائرہ کار بہت وسیع تھا۔ترکی ،عراق اور سوڈان کی مثلث کے تمام ممالک ۔ترکی ،سوریا،لبنان،عراق،سعودی عرب اور خلیج فارس کی ریاستیں ،اردن ،فلسطین ،مصر،سوڈان ان سب کے ساتھ ہندوستان کی برآمدی تجارت کا فروغ و ترقی اسی دفتر سے متعلق تھی۔لامحالہ اس سلسلے میں مالک رام کو اکثر ان ممالک کا دورہ کرنا پڑا اور بعض اوقات وہاں ہفتوں قیام کرنے کے مواقع ملے ۔ترکی کے علاوہ ان ممالک کی زبان عربی تھی۔ترکی میں جانے آنے اور وہاں قیام کرنے سے ترکی میں بھی شدبد ہوگئی۔قیامِ مصر کے دوران میں وہ فرانسیسی سیکھ ہی چکے تھے۔

۱۹۴۷ء ۔۱۹۶۵ء:ملازمت حکومتِ ہند (انڈین فارن سروس)

۱۹۴۷ء میں ملک کے آزاد ہوجانے کے بعد انڈین فارن سروس کی تشکیل ہوئی ،تو مالک رام اس میں شامل کر لیے گئے ۔اس زمانے میں وہ مصر میں تھے۔ہندوستان کا سفارت خانہ مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں کھولا گیا تھا؛سب سے پہلے سفیر مشہور مجاہد آزادی اور انگریزی کے صحافی سید حسین تھے۔جن کی زندگی کا بیشتر حصہ امریکہ میں بسر ہوا تھا۔ان کی وفات قاہرہ میں ہوئی اور وہ وہیں مدفون ہوئے۔سید حسین کے بعد آصف علی اصغر فیضی سفیر مقرر ہوگئے۔وہ عربی کے فاضل تھے۔اگرچہ سفارت خانہ قاہرہ میں تھا،لیکن اسکندریہ کا دفتر اسی طرح قائم رہا ؛گویا سفارت کا شعبۂ تجارت وہاں کام کرتا رہا۔یہ دونوں سفیر مالک رام کے بہت مہربان اور قدردان رہے۔

۱۹۵۰ء ۔۱۹۵۱ء:سکتر تجارت سفارت خانہ ہند،بغداد(عراق)

۱۹۵۰ء کے اوائل میں ان کا اسکندریہ سے تبادلہ ہوا اور شعبۂ تجارت کے سکتر کی حیثیت سے سفارت خانۂ بغداد میں منتقل ہو گئے۔اس ابتدائی زمانے میں ایران میں انڈیا کا الگ مستقل سفارت خانہ نہیں تھا ؛بغداد کا دفتر ہی ایران کے کام کی بھی نگرانی کرتا رہا۔بغداد میں انڈیا کے پہلے سفیر سید علی ظہیر بیرسٹر (لکھنؤ) تھے۔

۱۹۵۲ء ،۱۹۵۴ء:انڈین گرونمنٹ ٹریڈکمشنر (قائم مقام) اسکندریہ

یہ واپسی دراصل اس باعث ہوئی کہ حکومت ہند قاہرہ میں انڈیا کی مصنوعات اور اشیاء کی بڑے پیمانے پر نمایش کرنا چاہتی تھی۔ضرورت تھی کہ اس کے لیے ابتدائی اور تنظیمی کام کیا جائے ۔چنانچہ یہ کام مالک رام کو تفویض ہوا تھا۔یہ نمایش قاہرہ میں ۱۹۵۴ء میں منعقد ہوئی تھی۔

والدہ کا انتقال:

ان کی والدہ ساری عمر مالک رام ہی کے ساتھ رہیں ۔اگست ۱۹۵۳ء میں وہ اسکندریہ (مصر) سے انڈیا آئیں

کیونکہ ایک زمانے سے انھوں نے رشتہ داروں کو نہیں دیکھا تھا۔خیال تھا کہ جلد ہی نمایش کے انعقاد کے بعد خاندان کے باقی افراد بھی انڈیا آ جائیں گے ۔نمایش ملتوی ہوتی گئی ۔اسی باعث نہ خاندان انڈیا آیا نہ وہ واپس جاسکیں ۔وہ احمد آباد میں اپنے میکے کے خاندان کے ساتھ مقیم تھیں کہ ۱۲/مئی ۱۹۵۴ء صبح کے سات بجے دل کا شدید دورہ پڑا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۹۵۵ء ۔۱۹۵۸ء:

تبادلے کے بعد مالک رام اکتوبر ۱۹۵۴ء میں انڈیا پہنچے۔انھیں یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو ملازمت کے لیے حاضری دینا تھی ۔درمیانی وقفے کے لیے انھوں نے تین مہینے کی چھٹی لے لی تھی۔اکتوبر میں وہ بمبئی پہنچے،اور دو تین ہفتے وہاں رکنے کے بعد دلّی آئے ۔اگلے چند ہفتے انھوں نے مختلف مقامات پر گزارے۔یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوگئے۔

۱۹۵۸ء ۔۱۹۶۰ء: ڈپٹی ڈائرکٹر ٹریڈ ،قاہرہ (مصر)

۱۹۵۴ء میں انڈین مصنوعات اور اشیاے تجارت کی نمایش قاہرہ (مصر) میں منعقد کی گئی تھی۔اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔مصر کے سرکاری اور عوامی حلقوں نے اس کا پُر جوش خیر مقدم کیا اور خواہش ظاہر کی کہ ہو سکے تو قاہرہ میں ایک مستقل نمایش کا انتظام کیا جائے ۔اس پر حکومتِ ہند نے ایک الگ عمارت کرایے پر لے کر اس میں ''انڈین ٹریڈ سنٹر'' قائم کردیا۔مالک رام اسی کے انچارج بنا کر بھیجے گئے تھے۔دراصل سفارت ہند کا تجارتی شعبہ بھی یہی تھا۔

۱۹۶۰ء ۔۱۹۶۴ء: سکنڈ سکریٹری تجارت ،سفارت خانہ ہند، برسلز (بلجیم)

۱۹۶۴ء ۔۱۹۶۵ء: وزارت خارجیہ حکومتِ ہند ،نئی دلّی

سرکاری ریکارڈ کے مطابق انھیں ۸/مارچ ۱۹۶۵ء کو بعمر ۵۸ برس سبکدوش ہو جانا چاہیے تھا،لیکن اس وقت وہ ایک خاص رپورٹ تیار کر رہے تھے ۔اس کی تکمیل میں مزید چھ ہفتے لگ گئے ۔اس لیے وہ ۸/مارچ کو سرکاری طور پر ریٹائر ہوگئے اور ۲۵/اپریل تک آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی (O.S.D) کے طور پر کام کیا۔

۱۹۶۵ء ۔۱۹۶۷ء: ایڈیٹر (اردو) ،ساہتیہ اکاڈمی ،نئی دلّی

اس زمانے میں ڈاکٹر ذاکر حسین ساہتیہ اکاڈمی کے صدر تھے۔انھیں جب معلوم ہوا کہ مالک رام سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہو رہے ہیں،تو انھوں نے خاص طور پر انھیں اکاڈمی میں اردو اڈیٹر کی حیثیت سے کام کرنے کی دعوت دی۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات (۲۲ فروری ۱۹۵۸ء) کے بعد وزارت تعلیم ،حکومت ہند کے ایما پر ساہتیہ اکاڈمی نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کی جملہ تصانیف کو جدید طریقے پر مرتب کرا کے شائع کیا جائے ،مالک رام اسی کام کے لیے مقرر کیے گئے تھے۔ اس سلسلے میں کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں:

ترجمان القران (۴ جلدیں)؛ غبار خاطر؛ تذکرہ؛ خطبات آزاد وغیرہ۔

۱۹۶۷ء تا وفات :

اکتوبر ۱۹۶۷ء میں انھوں نے ایک مقامی تجارتی اور صنعتی فرم میں ڈایرکٹر کی اسامی قبول کرلی ؛اس پر ساہتیہ اکاڈمی سے استعفیٰ دے دیا۔یہ استعفیٰ اس لحاظ سے تھا کہ وہ آیندہ کوئی تنخواہ نہیں لیں گے ،ورنہ مولانا آزاد کی کتابوں کی ترتیب و تدوین کا کام انھوں نے مرتے دم تک انجام دیا اور پھر تنخواہ بھی نہ لی۔

(الف)انعامات:

(۱) کلائی گھڑی ۔ایف ،اے کی طالب علمی کے زمانے میں (۱۹۲۵ء) ۔موضوع تھا:'' کیا مذہب میں عقل کا دخل نہیں ہے۔''

(۲) یوپی حکومت۔ گل رعنا پر: ۱۹۷۱ء

(۳) یوپی اُردو کاڈمی ،لکھنؤ،تذکرۂ معاصرین (۱)پر :۱۹۷۳ء

(۴) یوپی اُردو کاڈمی ،لکھنؤ،وہ صورتیں الٰہی پر:۱۹۷۴ء

(۵) ساہتیہ کلا پریشد،دلّی،اردو ایوارڈ: ۱۹۷۵ء

(۶) بہار اردو اکاڈمی،پٹنہ،تذکرۂ معاصرین (۲)پر:۱۹۷۵ء

(۷) غالب انسٹی ٹیوٹ ،نئی دلّی ،مووی غالب ایوارڈ: ۱۹۷۶ء

(۸) میر اکاڈمی ،لکھنؤ،امتیاز میر ایوارڈ:۱۹۷۷ء

(۹) میر اکاڈمی ،لکھنؤ،افتخارِ میر ایوارڈ:۱۹۸۱ء

(۱۰) یوپی اردو اکاڈمی ،لکھنؤ،تذکرۂ معاصرین (۳)پر: ۱۹۸۲ء

(۱۱) ساہتیہ اکاڈمی ،نئی دلّی،تذکرۂ معاصرین (۴)پر اردو ایوارڈ: ۱۹۸۳ء

(۱۲) اردو اکاڈمی ،دلّی،تلامذۂ غالب پر: ۱۹۸۴ء

(۱۳) بہار اردو کاڈمی ،پٹنہ،اردوخدمات پر سب سے اعلا ایوارڈ: ۱۹۸۴ء ۔۱۹۸۵ء

(۱۴) ڈاکٹر ذاکر حسین عالمی اردو انعام برائے قومی یکجہتی: ۱۹۸۶ء

(ب)اعزازات:

(۱) ۱۹۴۷ء:فیلو رایل ایشیا ٹک سوسائٹی انگلستان و آئر لینڈ ،لندن

(۲) ۱۹۷۲ء: علمی دنیا نے تین جلدوں پر مشتمل (دوجلدیں اردو اور ایک انگریزی)۔اعزازی کتاب صدر جمہوریہ ہند ،شری وی ،وی گری کے ہاتھوں پیش کی ۔تقدیم کی تقریب راشٹر پتی بھون میں ہوئی۔

(۳) ۱۹۶۵ء:رکن مجلسِ عام ومجلسِ عاملۂ جامعہ اردو،علی گڑھ

(۴) ۱۹۷۷ء:پروچانسلر،جامعہ اردو،علی گڑھ

(۵) ۱۹۶۹ءتا وفات:رکنِ مجلسِ منتظمہ و عاملہ،غالب اکاڈمی ،نئی دلّی

(۶) ۱۹۷۰ء۔۱۹۸۲ء:رکنِ مجلسِ عام و عاملہ،انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ ونئی دلّی

(۷) ۱۹۸۲ءتا وفات: صدر انجمن ترقی اردو (ہند) ،نئی دلّی

(۸) ۱۹۷۳ء۔۱۹۸۲ء: رکنِ مجلسِ عام ومجلسِ عاملہ،ساہتیہ اکاڈمی ،نئی دلّی

(۹) ۱۹۸۳ء:فخرِ غالب ایوارڈ (غالب میموریل سوسائٹی ،دلّی)

(۱۰) ۱۹۸۶ء:ممبرعلی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کورٹ ،علی گڑھ

تصانیف وتالیفات:

☆ سب سے پہلی تحریر نیرنگ خیال ،لاہور کے۱۹۲۴ء کے کسی شمارے میں شائع ہوئی ۔یہ رابندر ناتھ ٹیگور کی شہرۂ آفاق تصنیف گیتا نجلی کے ایک ٹکڑے کا ترجمہ تھا۔

☆ ۱۹۶۷ء۔۱۹۷۸ء:آنریری ایڈیٹر تماہی ''تحریر''،نئی دلّی۔

☆ افکارِ سیدین ،مرتبہ مالک رام ۔عابد رضا بیدار، دہلی : مکتبہ جامعہ،۲۰۱۱ء ،۲۵۲

مشمولات:

تعلیمی خطبات: ☆خطبہ تقسیم اسناد جامعہ اردو،۵☆خطبہ تقسیم اسناد جامعہ ملیہ اسلامیہ ،۱۱☆خطبہ تقسیم اسناد میرٹھ یونیورسٹی ،۲۴☆خطبہ تقسیم اسناد آگرہ یونی ورسٹی ،۳۷☆انسانی ذہن کی شاندار یاترا کی کہانی ،۵۱☆اسلام کے بارے میں :☆دہلی اور شملہ سیمنار کے خطبات ،۱۰۸☆شیعہ کانفرنس کا خطبہ صدارت،۱۳۷☆ایک نامکمل وصیت نامہ ،۱۵۳ اپنے بارے میں :☆خودنوشت ،۱۵۸☆خطوط ،گھر والوں کے نام ،۱۶۷☆مرحوم بیوی کی یاد میں ،۲۲۴۔☆ افکارِ محروم ، نئی دہلیؒ :محروم میموریل لٹریری سوسائٹی ،پہلی اشاعت، ۱۹۶۷ء ، نئی طباعت،۱۹۹۳ء،مرتبہ۔۱۴۲ص

فہرست:

مالک رام : تعارف ،۵۔۶

(۱)راجندر ناتھ شیدا: محروم کی نظمیں ۔۹۔۲۴(۲)محمد حسن : محروم کی غزل ۔۳۵ ۔۴۴(۳)عرش ملسیانی : رباعی اور محروم ۔۴۵۔۶۰(۴)علی جواد زیدی:ہندی فارسی گوئی اورمحروم ۔۶۱۔۸۶(۵)گوپی چند نارنگ:محروم کی قومی شاعری۔۸۷۔۱۰۶(۶)خلیق انجم : محروم ؛ بچوں کے شاعر۔۱۰۷۔۱۲۰(۷)جگن ناتھ آزاد : محروم ؛میرے والد۔۱۲۱۔۱۴۱

☆ اسلامیات ،نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ ،ستمبر۱۹۸۴ء،۱۸۴ص

مشمولات:

پیش لفظ ،۷☆لاالٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ،۱۵☆الاسلام،۲۲☆اسلامی خلافت ،۳۵☆خلق عظیم ،۵۳☆افصح العرب ،۱۱۷☆عورت مذاہبِ عالم میں ،۱۳۱۔

☆ ایرانی شہنشاہی کے ڈھائی ہزار سال ۱۹۷۱ء ،دلّی (یہ مختصر رسالہ سفارت خانۂ ایران کی فرمائش پر لکھا گیا تھا)

☆ تحقیقی مضامین(نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،دسمبر۱۹۸۴ء،)(نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،۲۰۱۱ء،۲۶۴ص)

مشمولات:

(۱)غالب کے فارسی قصیدے (کچھ نیا کلام)،۱۱(۲)قادر نامہ کا مصنف ،۳۴(۳)غالب کا ایک نیا خط،۴۱(۴)نادر خطوطِ غالب ،۵۲(۵)دستنبو،۷۷(۶)غالب اور صہبائی ،۸۴(۷)مولانا فصلِ حق خیر آبادی ،۹۰ (۸)ذوق کا مذہب ،۱۳۳(۹)انشا کی تاریخِ ولادت و وفات ،۱۳۸(۱۰)چیستانِ جرأت ،۱۵۸(۱۱)اقبال کی تاریخ ولادت ،۱۶۳(۱۲)ہفتہ وار کوہِ نور،لاہور،۱۹۸(۱۳)مخطوطات (تلاش،قرأت،ترتیب)،۲۴۳۔

☆ تذکرہ۔مولانا ابوالکلام آزاد۔۱۹۶۸ء،نئی دلّی

☆ تذکرہ ماہ و سال،۱۹۹۱ء

☆ تذکرہ معاصرین (جلد اول،۱۹۷۵ء)(جلد اول ،نئی دہلی ،مکتبہ جامعہ،۲۰۱۱ء،۴۴۲)

تبصرہ:

تذکرۂ معاصرین (۱)۱۹۷۲ء

تذکرۂ معاصرین (۲)۱۹۷۶ء

تذکرۂ معاصرین (۳)۱۹۷۸ء

تذکرۂ معاصرین (۴)۱۹۸۲ء

یہ تذکرہ دراصل تماہی تحریر کے بہرۂ وفیات کا(اضافوں کے ساتھ مجموعہ ہے)ان چاروں حصوں میں کم و بیش ۲۱۹ شاعروں ،ادیبوں ،صحافیوں کے حالات اور ان کا نمونۂ کلام شامل ہے۔

مشمولات جلد اول:

فہرست بترتیب حروف تہجی

☆آربری ،آرتھر جان ،۱۶۴☆ آغا خلش طفیل احمد ،۱۷۱☆ آفتاب پانی پتی ،انوپ چند،۴۸☆ اثر لکھنوی ،جعفر علی خان ،۲۸☆ احمد شجاع ،حکیم ،۹۵☆ اختر تلہری ،اختر علی ،۳۲۳☆ اخگر فیروز پوری ،نند کشور ،۲۰☆ اسرار احمد آزاد

،۲۶۳☆ افقر موہانی وارثی ،سید محمد حسین ،۳۷۴☆ الم مظفر نگری ،محمد اسحاق ،۱۲۴☆ امین حزیں ،محمد مسیح پال ،۸۰☆ انتظام اللہ شہابی ،مفتی ،۱۵۸☆ باسط اوجینی ،نیاز محمد خان ،۲۸۰☆ بشیر احمد (میاں)،۳۱۰☆ بیخود ،عباس علی خان،۱۴۲☆ بیدل بیکانیری ،شیخ محمد عبداللہ ،۲۵۱☆ پرویز شاہدی ،محمد اکرام حسین ،۶۲☆ تاج لاہوری ،امتیاز علی ،۱۹۲☆ تسکین قریشی ،محمد یٰسین ،۳۳۷☆ جامی حیدر آبادی ،خورشید احمد ،۱۸۱☆ حبیب اشعر دہلوی ،حبیب احمد ،۳۲۸☆ حقّی حزین میرٹھی ،توفیق الحق،۲۴۶☆ خیر بھوروی ،ابوالخیر،۳۵۳☆ دیا بریلوی ،نارائن داس ٹنڈن ،۲۷۵☆ ذاکر حسین ،ڈاکٹر،۹۷☆ راز بلگرامی ،سید شریف الحسن ،۳۵۵☆ راز چاند پوری ،محمد صادق ،۱۵۴☆ رفیق مارہروی ،رفیق احمد ،۲۳☆ روش صدیقی ،شاہد عزیز،۲۹۷☆ رئیس احمد جعفری ،۱۷۰☆ سامی ،مہادیو پرشاد ،۳۷۰☆ سدرشن (مہاشہ) ،بدری ناتھ ،۴۲☆ سراج لکھنوی ،سراج الحسن ،۴۴☆ سلیمان اریب ،محمد،۲۳۸☆ سید عبدالطیف ۳۸۲☆ سیّدین ،خواجہ غلام السیّدین ،۴۰۷☆ شاد،نریش کمار ،۱۰۹☆ شاغل جیپوری ،احترام الحق ،۲۸۴☆ شاغل قادری ،محمد شاغل ،۳۴۸☆ شاہد احمد دہلوی ،۲۵☆ شفا گوالیاری ،محمد حسن ،۲۷☆ شکیل بدایونی ،شکیل احمد،۱۹۹☆ صولت ٹونکی ،محمود الحسن عرب،۵۴☆ ضیاء القادری بدایونی ،محمد یعقوب ،۲۱۸☆ طالب کشمیری ،نند لال کول،۳۵۷☆ عابد لاہوری ،عابد علی ،۲۸۹☆ عارف عباسی بلیاوی ،محمد عثمان ،۳۶۲☆ عبدالشکور ،۱۸۸☆ عبدالقادر سروری ،۳۱۴☆ عقیل جعفری ،عقیل احمد،۳۰۵☆ علی بہادر خان (حافظ)۳۹☆ علی عباس حسینی ،۱۶۱☆ عندلیب شادانی ،وجاہت حسین ،۱۳۴☆ فرحت دہلوی ،پریم شنکر،۵۹☆ فقیر سیّد وحید الدین ،۷۰☆ فلک لاہوری ،لال چند،۱۷☆ قیس بنارسی ،شیو مورت لال،۳۱۹☆ ماچس لکھنوی ،میرزا محمد اقبال،۲۲۸☆ محمد اجمل خان ،پروفیسر،۱۶۸☆ محمد حبیب ،پروفیسر،۳۳۱☆ محمد عبدالباقی ،۵۱☆ محمد مخدوم محی الدین ،ابوسعید،۱۴۷☆ محمد مقتدیٰ خان شیرانی ،۸۹☆ مصطفیٰ زیدی ،مصطفیٰ حسنین ،۲۵۷☆ منظر صدّیقی ،شمشاد حسین ،۳۶۷☆ منوّر لکھنوی ،بشیشور پرشاد ،۲۰۸☆ مہر ،غلام رسول ،۳۹۸☆ ناشاد کانپوری ،سری دھر پرشاد نگم ،۲۶۶☆ ناطق گلاوٹھوی ،سیّد ابوالحسن ،۱۱۷☆ ناظر کاکوروی،مشیر احمد علوی ،۱۳۱☆ نجیب اشرف ندوی ،۸۵☆ نذر سجاد حیدر ،۳۵☆ واقف مراد آبادی ،یعقوب الحسن ،۱۷۵☆ وکیل اختر،وکیل احمد خان ،۳۰۷۔

☆ تذکرہ معاصرین ،جلد دوم (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، ۱۹۷۶ء (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،۲۰۱۱ء،۲۴۸ص)
(۱۹۷۲ء اور۱۹۷۳ء میں وفات پانے ادباء کے حالات اور کلام)

مشمولات:

فہرست بترتیب حروف تہجی

☆ابر احسنی گنّوری ،احمد بخش ،۲۱۶☆اثیم خیر آبادی ،سیّد امیر احمد ،۴۲☆احتشام حسین ،سیّد،۹۹☆اختر حیدر آبادی ،سردار بیگم ،۱۹۸☆باقی صدیقی ،محمد افضل ،۴۰☆بحر ومحبوب ،راجا محمد امیر احمد خان،۲۰۱☆بشیر حیدر آبادی ،بشیر النساء بیگم ،۱۸☆ بگٹٹ عظیم آبادی ،غلام دستگیر خان ،۳۱۴☆ پنہاں بریلوی ،سپہر آرا خاتون ،۷۷☆تاب حیدر آبادی ،عبداللہ بن احمد ،۲۳۵☆تاج قریشی حیدر آبادی ،محمد تاج الدین ،۶۸☆تمنّا عمادی مجیبی پھلواری ،سیّد حیات الحق،۹۱☆جذب

عالمپوری ،راگھو ندر راؤ،۱۹۳☆جعفر حسن (جافر ہسن)،۵۶☆حشر سیتا پوری ،سید محمد کاظم ،۱۵۲☆حفیظ ہوشیار پوری ،عبدالحفیظ سلیم ،۱۱۰☆حمید ناگوری ،عبد الحمید ،۱۶۴☆ذاکر حسین فاروقی ،۱۴۵☆سجاد ظہیر ،سید،۱۷۹☆سلام مچھلی شہری ،عبدالسلام ،۲۲۴☆سید سخی حسن نقوی ،۱۸۴☆شوکت سبزواری ،سید شوکت علی ،۱۳۵☆ضیا بدایونی ،ضیا احمد ،۱۷۰☆ظفر ،سراج الدین ظفر،۵۷☆عادل رشید ،محمد منظورالحق ،۱۳☆عبدالستار صدیقی،۶۳☆علیم اختر مظفر نگری ،محمد عبدالعلیم صدیقی،۵۰☆فرقت کاکوروی ،غلام احمد،۱۲۰☆ گہر گورکھپوری ،ایشوری پرشاد،۱۴۹☆محمد اسماعیل پانی پتی،۸۰☆محمد اکرام ،شیخ،۱۲۹☆مختار صدیقی ،مختار الدین ،۳۷☆مخفی ،صالحہ بیگم ،۸۷☆ممتاز شیرین ،۱۳۲☆ناصر کاظمی ،ناصر رضا،۲۸☆یحییٰ اعظمی ،محمد یحییٰ ،۲۲☆یوسف ظفر ،محمد یوسف،۳۳

☆ تذکرہ معاصرین ،جلد سوم،۱۹۷۸ء،(نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،۲۰۱۱ء،۳۸۴ص)(۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۵ء کے دوران وفات پانے والے ادباء کے حالات اور کلام)

مشمولات:

فہرست بترتیب حروف تہجی

☆اثر حیدر آبادی ،صدیق احمد ،۹۴☆اظہر سیالکوٹی ،احمد الدین (اے،ڈی)،۵۳☆اعجاز حسین ،سید (پروفیسر)، ۲۱۸☆افسر میرٹھی ،حامد اللہ ،۸۴☆اکمل جالندھری ،رام پرتاب ،۲۰☆امجد نجمی ،محمد امجد ،۳۰☆انور ،ڈاکٹر منوہر سہاے،۴۵☆انور کامٹوی ،یار محمد انصاری ،۱۶۳☆بسمل الہ آبادی ،سکھ دیو پرشاد،۳۰۹☆ بہزاد لکھنوی ،سردار احمد خان ،۱۴۴☆ تاج ٹونکی ،محمد اسماعیل علی خان بہادر،۱۵۱☆تمکین سرمست ،محمد قادر الدین ،سید،۳۳۷☆ ٹھاکر پونچھی ،جگن ناتھ ،۱۴۱☆ ثاقب عظیم آبادی ،سید حسن رضا،۱۵☆ثمر چھپروی،عبدالحفیظ صدیقی،۱۵۸☆جمالی ،طفیل احمد،۱۳۶☆جوان سندیلوی ،منّی لال،۲۴☆ حامد الہ آبادی ،حامد حسین ،۲۶۹☆حمید احمد خان ،۲۶☆حیرت بدایونی ،سید حسن،۳۰۷☆ خضر تمیمی ،مولا بخش،۹۹☆ دیوان سنگھ مفتون ،۱۸۷☆ذوالفقار علی بخاری ،۲۴۸☆ن۔م ۔راشد،۲۷۵☆ریاض انصاری ،ریاض الدین ،قاضی،۱۱۷☆ساغر صدیقی ،محمد اختر،۱۲۸☆ساگر نکودری ،بلونت کمار،۶۰☆سید مسعود حسن رضوی ادیب،۳۲۴☆شاہ معین الدین احمد ندوی،۱۶۶☆شفقت کاظمی ،سید فضل الحسن،۲۲۵☆شمس منیری ،شمس الدین احمد،۲۱۳☆شمیم کرہانی ،شمس الدین حیدر،۲۳۳☆شورش کاشمیری ،عبدالکریم ،آغا،۲۸۷☆شیر محمد اختر گجراتی ،۱۷۶☆ طالب دہلوی،شیش چندر سکسینہ ،۲۹۷☆ طالب رزّاقی،محمد قطب الدین حسن قادری ،۳۵۵☆عبدالرحمٰن چغتائی ،۱۷۶☆عزیز جھالا داڑی ،محمد عزیز الرحمٰن قریشی،۳۷☆ قاصر، برہم ناتھ دت،۳۱۲☆قیس کوٹوی ،نور محمد ،۲۷☆مانی ناگپوری ،بشیر خان،۲۴۰☆ مجید امجد ،عبدالمجید،۱۱۰☆نثار اٹاوی ،نثار حسین ،۱۰۴

☆تذکرہ معاصرین ، جلد چہارم ، بار اول ، جون ۱۹۸۲ء،۳۵۲ ص (۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۷ء میں وفات پانے والے ادباء کے حالات اور کلام)

مشمولات:

فہرست بترتیب حروف تہجی

☆ابراہیم جلیس،ابراہیم حسین ،۳۱۳☆اختر اورینوی ،اختر احمد ،۲۲۸☆اختر لکھنوی ،سجاد علی خان،۱۴۵☆اسلم لکھنوی، محمد اسماعیل ،۲۴۷☆اشک سنبھلی ،سید محمد ظفر،۲۲۴☆آصف بنارسی ،عبدالرحمٰن ،۳۰۹☆آغا حیدر حسن مرزا دہلوی ،۱۴۹☆بسمل سندیلوی ،امیر حسن،۳۲۰☆بسمل سعیدی ٹونکی ،سید عیسیٰ ،۲۹۹☆بیدار ،کرپال سنگھ،۲۸۰☆پریم ناتھ در، ۱۱۷☆تحسین سروری ،میر کاظم علی،۱۷۷☆جان نثار اختر،جان نثار حسین رضوی،۹۲☆جعفر طاہر،سید جعفر علی شاہ،۲۶۳☆جگر بریلوی ،شیام موہن لال،۴۷☆جوش ملسیانی ،پنڈت لبھو رام،۱۹☆حبیب ،جے کرشن چودھری ،۲۸۶☆ذکی دمودر ٹھاکر،۱۴۰☆رسا جالندھری ،محمد کبیر خان،۶۶☆رشید احمد صدیقی،۲۰۱☆ریاست علی ندوی ،سید،۱۵۵☆سالک لکھنوی ،سید محمد حسن،۵۹☆سخاوت مرزا،محمد سخاوت مرزا،۲۱۷☆سفیر بجنوری،عبدالطیف،۲۷۶☆سید محمد، پروفیسر،۱۱۳☆سید محمد جعفری،۱۱☆شاب حیدر آبادی،شیخ احمد علی،۲۹۱☆شفیق کوٹی ،شفیق اللہ خان،۳۱☆شہاب مالیر کوٹلوی ،مہر محمد خان،۳۸☆صوفی بانکوٹی،محمد ابراہیم ،۱۳۵☆عبدالرزاق قریشی ،۲۷۲☆عبدالماجد دریا بادی ،۱۸۱☆عزیز لکھنوی ،ملک نصراللہ خان،۸۰☆فارقلیط ،محمد عثمان ،۶۹☆فانی بلگرامی ،سید وصی احمد،۱۶۰☆فضا شمسی ،محمد صدر الدین ،۲۳۸☆کرشن چندر،۲۲۰☆کشفی ملتانی ،فقیر اللہ بخش،۳۴☆کلیم ،محمد مکین احسن،۱۲۵☆کیف بارہ بنکوی ،حیدر حسن ،۷۵☆کیف مراد آبادی ،متین الحق،۲۷☆لائق لکھنوی،سید محمد ہادی،۲۵۲☆مبارزالدین رفعت ،۷۵☆محشر عنایتی رامپوری ،صابر رضاخان،۱۲۷☆مختار ہاشمی ،سید مختار الدین ہاشمی،۱۹۵☆مخمور اکبر آبادی ،سید محمد محمود رضوی،۶۲☆مسلم ضیائی ،عبدالوہاب ،۲۶۶☆معزز لکھنوی ،میرزا محمد عزیز،۱۷۳☆مُلّا واحدی ،سید محمد ارتضٰی ،۱۰۳☆نجمی،ڈاکٹر نرندر ناتھ،۱۶۹☆وقار عظیم ،سید،۱۶۶☆ہنیسن ریحانی شفاعت،۸۷۔

☆ تذکرۂ معاصرین، جلد اول تا چہارم، راولپنڈی: الفتح پبلی کیشنز، ۲۰۱۰ء، ۱۰۶۰ص

☆ تذکرۂ غالب

☆ تلامذۂ غالب (نکودر: مرکز تصنیف و تالیف، ۱۹۵۷ء، ۳۱۴ص؛ دیباچہ از مصنف بتاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۷ء) (دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، باردوم، ۱۹۸۴ء)

تبصرہ:

(۱۹۵۸ء) اس میں غالب کے شاگردوں کے حالات اور ان کا کے کلام کا انتخاب ہے۔اس پہلے ایڈیشن میں ۱۴۶ شاگردوں کے حالات اور کلام اور ان میں سے تقریباً تیس کی تصاویر تھیں ؛ ان میں سے بیشتر پہلی مرتبہ شائع ہوئیں۔اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا ۔ پہلے ایڈیشن کے تین اصحاب کو خارج کردیا گیا کیونکہ ان کا تلمذ ،ان کے نزدیک مصدقہ نہیں تھا۔اس نئے ایڈیشن میں ۱۸۰ شاگردوں کے حالات اور کلام ہے؛ سات نئی تصویروں کا بھی اضافہ کیا گیا تھا۔

دوسرے ایڈیشن کے مشمولات:

فہرست شعرا:

۱۔ اثر سید شاہ امام الدین علی خان چشتی اجمیری
۲۔ احسان حاجی احسان اللہ ڈیرہ دونی
۳۔ احسن حکیم مظہر احسن خان رامپوری
۴۔ اختر حکیم جمشید علی خان
۵۔ اخگر مولوی فرزند علی عظیم آبادی
۶۔ اخگر حکیم فتح یاب رامپوری
۷۔ ادیب مولوی محمد سیف الحق دہلوی
۸۔ اسمٰعیل مولانا محمد اسمٰعیل میرٹھی
۹۔ اشرف مولوی مرزا اشرف بیگ دہلوی
۱۰۔ اشرف اشرف حسین خان الہ آبادی
۱۱۔ افضل میر افضل علی عرف سید صاحب
۱۲۔ انجم محمد علی خان شیخ پوری
۱۳۔ انور سید شجاع الدین عرف امراؤ مرزا دہلوی
۱۴۔ آرام رائے بہادر منشی شیو نرائن اکبر آبادی
۱۵۔ آزر نواب ذوالفقار علی خان دہلوی
۱۶۔ آگاہ سید محمد رضا دہلوی ملقب بہ احمد مرزا خان
۱۷۔ باقر شاہ باقر علی بہاری
۱۸۔ بدری داس پنڈت
۱۹۔ بسمل منشی شاکر علی (غلام بسم اللہ) میرٹھی بریلوی
۲۰۔ بیتاب صاحب زادہ عباس علی خان رامپوری
۲۱۔ بیدل شیخ عبد السمیع انصاری رامپوری
۲۲۔ بیدل مولوی محمد حبیب الرحمٰن انصاری سہارنپوری
۲۳۔ بے صبر منشی بال مکند سکندر آبادی
۲۴۔ بے صبر عین الحق کاٹھوی
۲۵۔ پیر جی قمر الدین دہلوی
۲۶۔ تپش مولوی غلام محمد خان دہلوی
۲۷۔ تپش سید مدد علی اکبر آبادی
۲۸۔ تحسین قاضی عبد الرحمٰن پانی پتی
۲۹۔ تفتہ منشی ہر گوپال سکندر آبادی
۳۰۔ تمنا مولوی احمد حسین مرزا پوری
۳۱۔ تمنا مولوی محمد حسین مراد آبادی
۳۲۔ توفیق شاہزادہ بشیر الدین میسوری ثم کلکتوی
۳۳۔ ثاقب میرزا شہاب الدین احمد خان دہلوی
۳۴۔ جم نواب سید محمد جمشید علی مراد آبادی
۳۵۔ جنوں قاضی عبد الجلیل بریلوی
۳۶۔ جوہر منشی جواہر سنگھ دہلوی
۳۷۔ جوہر حکیم محمد معشوق علی خان شاہجہانپوری
۳۸۔ حالی مولانا الطاف حسین انصاری پانی پتی
۳۹۔ حباب پنڈت امراؤ سنگھ لاہوری
۴۰۔ حزیں میر بہادر علی بریلوی
۴۱۔ حسین بی خورشید جان دہلوی
۴۲۔ حسین علی بیگ، مرزا
۴۳۔ حقیر خوب علی دہلوی عرف میر چھوٹے صاحب
۴۴۔ حقیر منشی نبی بخش اکبر آبادی
۴۵۔ حیدر آغا حیدر علی بیگ دہلوی
۴۶۔ خاور میرزا محمد اکبر خان قزلباش
۴۷۔ خستہ محمد کریم الدین
۴۸۔ خلیل وفوق محمد ابراہیم آروی
۴۹۔ خضر میرزا خضر سلطان دہلوی
۵۰۔ خورشید خورشید احمد دہلوی ثم لکھنوی
۵۱۔ درد منشی ہیرا سنگھ دہلوی
۵۲۔ ذکا و بیباک مولوی محمد حبیب اللہ مدراسی حیدر آبادی
۵۳۔ رابط میرزا احسن رضا خان دہلوی
۵۴۔ راضی دیوان جانی بہاری لال اکبر آبادی
۵۵۔ راقم میرزا قمر الدین خان دہلوی
۵۶۔ رسوا شیخ محمد عبد المجید غازی پوری

۵۷۔ رشکی نواب محمد علی خان جہانگیر آبادی

۵۸۔ رضوانمیرزا شمشادعلی بیگ دہلوی

۵۹۔ رضوان نواب محمد رضوان علی خان مراد آبادی

۶۰۔ رفعت و سرور مولانا محمد عباس شروانی

۶۱۔ رمز میرزا غلام فخر الدین عرف مرزا فخرو دہلوی

۶۲۔ رنج و طبیب حکیم محمد فصیح الدین میرٹھی

۶۳۔ رند جانی بانکے لال جی

۶۴۔ زکی حکیم محمد اشفاق حسین مارہروی

۶۵۔ زکی نواب سید محمد زکریا خان رضوی دہلوی

۶۶۔ سالک میرزا قربان علی بیگ خان سالک دہلوی

۶۷۔ سالم میر احمد حسین

۶۸۔ سجاد سید معین الدین حیدر عرف سید سجاد مرزا دہلوی

۶۹۔ سخن خواجہ فخر الدین حسین خان دہلوی

۷۰۔ سُرور دیبی پرشاد دہلوی

۷۱۔ سُرور چودھری عبدالغفور مارہروی

۷۲۔ سرور آغا غلام حسین خان

۷۳۔ سرور محمد امیر اللہ اکبر آبادی

۷۴۔ سروش صاحبزادہ عبدالوہاب خان رامپوری

۷۵۔ سلطان مفتی محمد سلطان حسن خان بریلوی

۷۶۔ سوزاں حسیب الدین احمد انصاری سہارنپوری

۷۷۔ سوزاں و مداح محمد صادق علیگڑھ مکتیشری

۷۸۔ سیاح (عشاق) منشی میانداد خان اورنگ آبادی

۷۹۔ سید مفتی سید احمد خان بریلوی

۸۰۔ سید قاضی سرفراز علی شاہجہانپوری

۸۱۔ شاداں و خیالی میرزا حسین علی خان دہلوی

۸۲۔ شاکر مولوی محمد عبدالرزاق مچھلی شہری

۸۳۔ شائق شاہ سردار گیلانی

۸۴۔ شائق سید شاہ عالم مارہروی

۸۵۔ شائق خواجہ فیض الدین عرف حیدر جان جہانگیر نگری

۸۶۔ شرر سید محمد علی دہلوی

۸۷۔ شفق نواب محمد سعد الدین خان بہادر

۸۸۔ شوخی مظفر حسین خیر آبادی

۸۹۔ شوخی و شوخ نادر شاہ خان رامپوری

۹۰۔ شوکت نواب یار محمد خان بھوپالی

۹۱۔ شہاب شہاب الدین خان رامپوری

۹۲۔ شہیر حافظ خان محمد خان رامپوری

۹۳۔ شیر سید محمد شیر خان بہاری

۹۴۔ شیفتہ و حسرتی نواب محمد مصطفٰی خان دہلوی

۹۵۔ صاحب نواب شیر زمان خان دہلوی

۹۶۔ صاحب محمد حسین بریلوی

۹۷۔ صادق (عزیز) محمد عزیز الدین بدایونی

۹۸۔ صفیر سید فرزند احمد بلگرامی

۹۹۔ صوفی شاہ فرزند علی منیری

۱۰۰۔ صوفی محمد علی نجیب آبادی

۱۰۱۔ ضیا منشی نور محمد

۱۰۲۔ طالب سردار محمد خان

۱۰۳۔ طالب میرزا سعیدالدین احمد خان دہلوی

۱۰۴۔ طالب سید شیر محمد دہلوی

۱۰۵۔ طالب ڈاکٹر محمد حفیظ اللہ اکبر آبادی

۱۰۶۔ طالب محمد ریاض الدین

۱۰۷۔ طالب (شریف) حکیم محمد شریف سیتاپوری

۱۰۸۔ طرار سرفراز حسین دہلوی

۱۰۹۔ طرازی (ثاقب) قطب الدین دلاور علی جعفری باپوڑی

۱۱۰۔ ظفر ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ

۱۱۱۔ ظہیر منشی پیارے لال دہلوی

۱۱۲۔ عارف میرزا زین العابدین خان دہلوی

۱۱۳۔ عاشق شنکر دیال اکبر آبادی

۱۱۴۔ عاشق محمد اقبال حسین دہلوی

۱۱۵۔ عاشق محمد عاشق حسین خان اکبر آبادی

۱۱۶۔ عاصی منشی شیام لال

۱۱۷۔ عاقل سید محمد سلطان دہلوی
۱۱۸۔ عباس عباس علی
۱۱۹۔ عرشی سید احمد حسن قنوجی
۱۲۰۔ عزیز (ولایت) محمد ولایت علی خان صفی پوری
۱۲۱۔ عزیز مرزا یوسف علی خان بنارسی
۱۲۲۔ عطا شیخ عطا حسین مارہروی
۱۲۳۔ علائی نواب علاء الدین احمد خان دہلوی
۱۲۴۔ علی نواب علی بہادر (باندہ)
۱۲۵۔ غفور عبدالغفار خان
۱۲۶۔ فتنہ بی شامان جان (کلکتہ)
۱۲۷۔ فداو جمالی سید احمد حسن سہسوانی ثم بڑودوی
۱۲۸۔ فدا صاحبزادہ فدا علی خان بہادر رامپوری
۱۲۹۔ فراق (رشکی) قاضی محمد عنایت حسین بدایونی
۱۳۰۔ فسوں میر فسوں فرخ آبادی
۱۳۱۔ فگار منشی سید آل نبی شاہجہانپوری
۱۳۲۔ فگار میر حسین علی دہلوی
۱۳۳۔ فوق زین العابدین
۱۳۴۔ فوق عبدالصمد میرٹھی
۱۳۵۔ فوق ڈاکٹر میرزا محمد جان اکبرآبادی
۱۳۶۔ فیضی فیض الحسن سردھنوی
۱۳۷۔ قدر سید غلام حسنین بلگرامی
۱۳۸۔ کاشف سید بدرالدین احمد عرف فقیر صاحب دہلوی
۱۳۹۔ کرم شیخ کرم الٰہی فیروز پوری
۱۴۰۔ کلیم مولانا عبدالصمد علیگڑھی ثم اجمیری
۱۴۱۔ کوکب منشی تفضّل حسین خان دہلوی
۱۴۲۔ گوہر گوہر جان (کلکتہ)
۱۴۳۔ لطیف لطیف احمد عثمانی
۱۴۴۔ مائل میر عالم علی خان سہسوانی
۱۴۵۔ مجروح میر مہدی حسین
۱۴۶۔ محشر عبداللہ خان رامپوری
۱۴۷۔ محمد نجیب خان
۱۴۸۔ محمود محمد حسین نہٹوری بجنوری
۱۴۹۔ محمود محمد محمود الحق دہلوی
۱۵۰۔ محو نواب غلام حسن خان دہلوی
۱۵۱۔ مدہوش منشی محمد سخاوت حسین انصاری بدایونی
۱۵۲۔ مشتاق بہاری لال دہلوی
۱۵۳۔ مظہر حاجی محمد اسحاق عرف مظہر الحق دہلوی
۱۵۴۔ معجز منشی آغا علی سہسوانی
۱۵۵۔ مغلوب سید افتخار الدین رامپوری
۱۵۶۔ مفتون پنڈت لچھمی نرائن فرخ آبادی
۱۵۷۔ مقصود مولوی مقصود عالم رضوی پہانوی
۱۵۸۔ منصور حافظ مصلح الدین اکبرآبادی
۱۵۹۔ میکش میر احمد حسین دہلوی
۱۶۰۔ میکش و محوی ارشاد احمد دہلوی
۱۶۱۔ مونس پنڈت شیو جی رام دہلوی
۱۶۲۔ مینا احمد حسین مرزا پوری
۱۶۳۔ نادم فخر الدین رامپوری
۱۶۴۔ ناصر ناصر الدین حیدر خان عرف یوسف مرزا لکھنوی
۱۶۵۔ ناظم نواب محمد یوسف علی خان بہادر رامپوری
۱۶۶۔ نامی دیبی دیال لکھنوی
۱۶۷۔ نامی محمد علی خان مونگھیری
۱۶۸۔ نحیف غلام محمد خان
۱۶۹۔ نسیم نواب محمد حسین علی سلطان
۱۷۰۔ نشاط ابو ہر گوبند سہائے اکبرآبادی
۱۷۱۔ نظام (مضطر، رعنا) نواب محمد مردان علی خان مرادآبادی
۱۷۲۔ نیر حکیم محبّ علی کاکوروی
۱۷۳۔ نیر رخشاں نواب ضیا الدین احمد خان بہادر دہلوی
۱۷۴۔ واجد علی شاہجہانپوری
۱۷۵۔ وحید وحید الدین احمد خان دہلوی
۱۷۶۔ وفا و طالب میر ابراہیم علی خان سہسوانی

۱۷۷۔ وفاواختر ونزاکت　خواجہ عبدالغفار جہانگیر نگری　۱۷۸۔وکیل منشی شکور احمد پانی پتی

۱۷۹۔ ولی مولوی امو جان دہلوی　۱۸۰۔ہوشیار (بیمار) مولوی حکیم محمد مراد علی

☆ توبة النصوع، شمس العلما مولوی نذیر احمد، نئی دہلی : مکتبہ جامعہ، فروری ۱۹۷۲ء، تصحیح وترتیب (معیاری ادب نمبر ۲۴)۔۲۵۳ص

☆ جوش ملسیانی: شخصیت اورفن،۱۹۷۳ء

☆ حالی (انگریزی) :۱۹۸۲ء، نئی دلّی۔ یہ کتاب ساہتیہ اکاڈمی کے سلسلہ ''ہندوستانی ادب کے معمار'' میں چھپی۔

☆ حمورابی اور بابلی تہذیب و تمدن، نئی دہلی: مکتبۂ جامعہ، پہلی بار، دسمبر۱۹۹۲ء،۱۲۷ص

فہرست:

(۱) پہلا باب : قانونِ حمورابی۔۱۳ (۲) دوسرا باب :حمورابی کون تھا؟۔۶۷ (۳) تیسرا باب: بابلی تہذیب و تمدن ۔۹۱ (۴) چوتھا باب: بابلی مذہب و معتقدات۔۱۴۹ (۵) پانچواں باب: بابلی زبان و ادبیات۔۲۱۳

☆ خطبات آزاد، مولانا ابوالکلام آزاد۔۱۹۷۴ء، نئی دلّی (نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی،۱۹۹۰ء،۴۳۶ص ، مرتب) مولانا ابوالکلام آزاد کے خطبات

فہرست:

مقدمہ :مالک رام۔۵ (۱) اتحاد اسلامی ۔کلکتہ :۲۷/اکتوبر۱۹۱۴ء ۔۱۳ (۲) افتتاح مدرسۂ اسلامیہ ۔کلکتہ : ۱۳/دسمبر ۱۹۲۰ء ۔۳۷ (۳) مجلسِ خلافت ۔آگرہ: ۲۵/اگست ۱۹۲۱ء۔۴۰ (۴) مجلسِ خلافت ۔آگرہ: ۲۶/اگست ۱۹۲۱ء (۵) جمعیۃ العلماء ہند۔لاہور:۱۸/نومبر ۱۹۲۱ء۔۸۳ (۶) جمعیۃ العلماء ہند۔لاہور:۱۸/نومبر ۱۹۲۱ء۔۱۳۹ (۷) انڈین نیشنل کانگرس ۔دلّی:۱۵/دسمبر ۱۹۲۳ء۔۱۵۷ (۸) آل انڈیا خلافت کانفرنس۔کانپور:۲۹/دسمبر ۱۹۲۵ء۔۲۱۱ (۹) جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث۔کلکتہ:ستمبر۱۹۳۴ء۔۲۳۴ (۱۰) ہندوستانی کمیٹی، بہار۔پٹنہ:۱۹۳۷ء۔۲۵۴ (۱۱) انڈین نیشنل کانگریس ۔رام گڑھ:مارچ ۱۹۴۰ء۔۲۶۹ (۱۲) عربی نصاب کمیٹی ۔لکھنؤ:۲۲/فروری ۱۹۴۷ء۔۳۰۱ (۱۳) روابط بین ایشیائی کانفرنس۔نئی دلّی:مارچ ۱۹۴۷ء۔۳۳۳ (۱۴) مسلمانانِ دلّی کا اجتماع۔دلّی:اکتوبر ۱۹۴۷ء۔۳۳۷ (۱۵) مہاتما گاندھی کی یادگار۔نئی دلّی: فروری ۱۹۴۸ء۔۳۴۴ (۱۶) حواشی از مرتب ۔۳۵۱ (۱۷) فہارس از مرتب۔۴۰۹

(۱) آیاتِ قرآنی (۲) احادیث نبوی (۳) اعلام (۴) بلاد و اماکن (۵) کتب و رسائل (۶) ماخذِ حواشی

☆ خطوط ابوالکلام آزاد، جلد اول، نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی،۱۹۹۱ء، مرتب۔

فہرست:

خط بنام۔صفحہ؛ تعداد خطوط

(۱) مولانا عبدالرزاق کانپوری۔۱۷؛۲ (۲) حکیم محمد علی طبیب ۔۲۱؛۱ (۳) شمس العلما محمد یوسف جعفری رنجور ۔۲۴؛۴۷ (۴) بنیا مین ۔۷۹؛۱ (۵) خواجہ حسن نظامی ۔۸۰؛۹ (۶) مولوی انشا اللہ خان ۔۸۷؛۱ (۷) مولوی عبدالطیف ۔۸۹؛۱ (۸) ملا

واحدی ۔۹۰؛(۹) عبدالماجد دریا بادی ۔۹۱؛۹۱(۱۰) مولانا الطاف حسین حالی ۔۱۱۶؛۱۱(۱۱) مولانا غلام رسول مہر ۔۱۱۸؛۱۸۰

☆ خطوطِ غالب ،(منشی مہیش پرشاد) علی گڑھ :انجمن ترقی اُردو ہند،۱۹۶۲ء،

☆ دیوانِ غالب ،(صدی ایڈیشن)، بار اول ،دلّی۶: آزاد کتاب گھر، کلاں محل ،۱۹۵۷ء، مرتب ،۳۶۰ص

☆ ذکرِ غالب (غالب کی سوانح عمری)۔۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی ۔(دہلی:مکتبۂ جامعہ، ۱۹۳۸ء،۱۰۲ص)
(نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، بار دوم ،اکتوبر ۱۹۵۰ء،۲۳۲ص، دیباچہ از سید عابد حسین)

☆ رشید احمد صدیقی : کردار ،افکار، گفتار۔دلّی: مجلس علمی ،۱۹۷۵ء، سلسلہ مطبوعات علمی مجلس :۲۶۔مطبع:
جمال پرنٹنگ پریس ،دلّی، دسمبر ۱۹۷۵ء،۲۳۳ص

فہرست:

مالک رام : پیش لفظ۔۷

ڈاکٹر سید عابد حسین ؛ جامعہ نگر ،نئی دلّی: رشید و مرشد۔۱۷

پروفیسر آل احمد سرور ؛ سابق صدرِ شعبۂ اردو،علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ: رشید احمد صدیقی۔۲۹

ڈاکٹر خلیق انجم ؛ سکتر انجمن ترقی اردو ہند،نئی دلّی: رشید احمد صدیقی۔۵۱

مالک رام ؛ نئی دلّی: حیات رشید۔۷۳

پروفیسر محمد حسن ؛شعبۂ اردو ، جواہر لال نہرو یونی ورسٹی ،نئی دلّی: رشید احمد صدیقی؛ کرشمہ اور کارنامہ۔۹۱

ڈاکٹر وزیر آغا؛ ایڈیٹر اوراق ،لاہور: رشید احمد صدیقی ؛ایک مفکر۔۱۰۷

پروفیسر اسلوب احمد انصاری ؛صدر شعبہ انگریزی ،علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی ،علی گڑھ: رشید احمد صدیقی ؛ بحیثیت مزاح نگار۔۱۱۳

پروفیسر گیان چند؛ صدر شعبہ اُردو ،جموں یونی ورسٹی ،جموں: رشید احمد صدیقی ؛بحیثیت معلم اخلاق۔۱۵۵

ڈاکٹر سیدہ جعفر ؛شعبۂ اردو ،عثمانیہ یونی ورسٹی : رشید احمد صدیقی کی نثر نگاری۔۱۶۹

ڈاکٹر سلیمان اطہر جاوید؛ شری وینکٹیشورن یونی ورسٹی ،تروپتی: مکاتیب رشید احمد صدیقیؒ ؛ایک مطالعہ۔۱۸۴

پروفیسر گیان چند (مرتب) صدر شعبہ اردو، جموں یونی ورسٹی : نگارشات رشید میں اخلاقیات۔۲۰۵

مختلف حضراتؒ: لطائف رشید۔۲۲۷

☆ عورت اور اسلامی تعلیم (لکھنؤ، یونائیٹڈ انڈیا پریس،۱۹۵۱ء،۱۹۲ص)

تبصرہ:

پہلا ایڈیشن ۱۹۵۱ء ، دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا۔اس کتاب کا انگریزی اور عربی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔عربی ترجمہ قاہرہ (مصر) سے (۱۹۵۸ء میں) شائع ہوا۔انگریزی ترجمہ حیدر آباد دکن سے اور پھر ۱۹۸۱ء میں نیو یارک

(امریکہ) سے شائع ہوا۔

☆ سبد چین (فارسی): سب سے پہلی کتاب غالب کا فارسی شعری مجموعہ ''سبد چین'' تھی جسے انھوں نے نئے سرے سے مرتب کیا تھا۔ یہ ۱۹۳۸ء میں مکتبۂ جامعہ، دلّی کی طرف سے شائع ہوئی۔

☆ غبار خاطر، مولانا عبدالکلام آزاد، مرتب، مالک رام، نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی، ۱۹۶۷ء

تبصرہ:

یہ کتاب ان کے مقدمہ اور حواشی کے ساتھ پہلی بار ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ پھر دو مرتبہ اسی طرح چھپی۔ ۱۹۸۲ء میں انھوں نے نظر ثانی کی اور اسے ساہتیہ اکاڈمی دلی سے شائع کرایا۔

☆ فسانۂ غالب (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ، بار اول، ۱۹۷۷ء، ص ۱۹۱) (دہلی: مکتبہ جامعہ، ۲۰۱۱ء، ص ۱۹۱)

تبصرہ:

اس کتاب میں ۱۵ مضامین ہیں جن کا تعلق سوانح غالب سے ہے۔ اس طرح سے یہ گویا ''ذکر غالب'' کا تتمہ ہے۔

مشمولات:

توقیتِ غالب ،۱۱☆ تاریخِ ولادت، ۲۵ ☆ایک فارسی خط کی تاریخ،۳۱☆ میرزا یوسف، ۳۸☆ عبدالصمد: استادِ غالب ،۵۲☆ غالب کی مہریں ،۸۷☆ نواب شمس الدین احمد خان ،۹۲☆ مقدمۂ پنشن کا عرضی دعویٰ،۱۰۶☆ قتیل پنجابی الاصل تھا،۱۱۸☆ ایک معاصر اندراج،۱۲۳☆ سکّے کا الزام اور اس کی حقیقت ،۱۲۷☆ غالب سے منسوب دوسرا سکّہ ،۱۳۶☆ دربارِ رام پور سے تعلقات ،۱۴۴☆ غالب سوسائٹی ،۱۷۳☆ آزاد بنام غالب ،۱۸۴☆ کتابیات ،۱۹۰۔

☆ قدیم دِلّی کالج (نئی دہلی: مکتبۂ جامعہ، فروری ۱۹۷۵ء)، (نئی دہلی: مکتبۂ جامعہ، ص ۸۸)

تبصرہ:

(۱۹۷۵ء) یہ دراصل ڈاکٹر مولوی عبدالحق کی کتاب ''مرحوم دلّی کالج'' کا تتمہ ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۶ء میں چھپا۔

مشمولات:

مقدمہ ،۵☆ غازی الدین خان کا مدرسہ،۱۸☆ کمپنی کی تعلیمی حکمتِ عملی،۱۸☆ چارلس گرانٹ،۱۹☆ چارلس گرانٹ کی تجاویز،۲۰☆ ولیم ولبر فورس کی تجویز،۲۱☆ کمپنی کا قانون :۱۸۱۳ء،۲۲☆ دلّی کا تعلیمی جائزہ،۲۳☆ میر غلام حسین: فیلبانِ شاہی ،۲۵☆ معتمد الدولہ آغا میر ،۲۵☆ اعتماد الدّولہ وقف،۲۷☆ سید حامد علی خان ،۲۸☆ قانون ۱۸۱۳ء کی دفعہ (۴۳) کا مفاد،۳۰☆ لارڈ میکالے کی رائے اور ''یادداشت''،۳۲☆ میکالے کی سفارشات ،۳۴☆ میکالے کے کردار کا پس منظر ،۳۴☆ لارڈ ولیم بنٹنک کی ''قرار داد''،۳۶☆ ''قرارداد'' کے اثرات ،۳۸☆ گورنر جنرل آف لینڈ کا فیصلہ ،۳۸☆ نگرانوں کا تقرر،۴۰☆ اردو نصاب کی کتابوں کی قلّت ،۴۰☆ جوزف ہنری ٹیلر،۴۱☆ فیلکس بوتر و پرنسپل ،۴۲☆ ''دلّی ٹرانس لیشن سوسائٹی''،۴۳☆ سوسائٹی کے مقاصد ،۴۳☆ ترجمے کے اصول (عام)،۴۴☆ ترجمے کے اصول (خاص)۴۵☆ پرنسپل بوترو کی اصطلاحات ،۴۸☆ پرنسپل بوترو کا استعفیٰ اوروفات ،۴۹☆ پرنسپل ڈاکٹر الواس اشپرنگر ،۵۰☆ پرنسپل اشپرنگر کی اصطلاحات ،۵۱☆ پرنسپل جان کارگل ۔ بعض اصحاب کا قبولِ عیسائیت ،۵۳☆ نصاب کی اصلاح

،۵۴☆پرنسپل ٹیلر کا تقرر ،۵۵☆۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ۔ٹیلر صاحب کی وفات ،۵۶☆کالج کا از سرِ نو قیام :۱۸۶۴ء ،۵۷☆کالج کا نیا اسٹاف :ہیٹن ،وِلموٹ ،ٹک ،۵۸☆۱۸۵۷ء میں پنجاب کی مدد،۵۸☆دلّی کالج کا حشر،۵۹☆دلّی کالج ختم :۱۸۷۷ء،۶۰☆سرسری جائزہ ،۶۱

ضمیمہ :

(۱)ادب ،۶۴(۲)ریاضی،۶۷(۳)تاریخ ،۶۹(۴)جغرافیہ ،۷۲(۵)قانون ،۷۳(۶)سائنس اور علوم ،۷۵(۷) طب،۷۷(۸)زراعت،۷۷(۹)مذہبیات ،اخلاقیات،۷۸()متفرقات،۷۸۔

حواشی:۷۹۔

کتابیات:۸۲۔

اشاریہ : (۱)اعلام،۸۳(۲)بلاد و اماکن ،۸۷۔

☆ کربل کتھا، تالیف فضل علی فضلی ،ترتیب مالک رام ومختار الدین احمد،دلّی: سلسلہ مطبوعات ادارۂ تحقیقاتِ اردو،،۸،اشاعت اول ،اکتوبر ۱۹۶۵ء

☆ کچھ ابوالکلام کے بارے میں ۔نئی دہلی: مکتبہ جامعہ ،پہلی بار ،جون ۱۹۸۹ء۔۲۲۳ص

☆ کلیاتِ عرش ملسیانی ،نئی دہلی: مجلس نذرِعرش ملسیانی،۱۹۸۳ء،۴۶۲ص؛ مرتب

☆ کلیاتِ غالب (فارسی):غالب ۔(غیر مطبوعہ)

☆ گفتارِ غالب،نئی دہلی:مکتبۂ جامعہ لمیٹڈ،۱۹۸۵ء،۲۶۴ص

مشمولات:

☆پیش گفتار ،۷☆فہرست ،۲۱☆میر اور غالب ،۲۳☆انسان کی خلافت الٰہیہ،۳۲☆کلامِ غالب میں معاشرتی عناصر ،۴۲☆ذوق اور غالب ،۶۸☆گل رعنا (بہرۂ اردو)،۸۲☆گل رعنا (بہرۂ فارسی)،۱۰۷☆دیوان اردو کی کہانی ،۱۳۴☆چراغِ دیر ،۱۸۱☆غالب کی فارسی تصانیف ،۱۸۹☆دعاے صباح ،۲۰۳☆سوالات عبدالکریم ،۲۳۵☆احسان ،غالب ،ذکا،۲۵۰☆غالب اور تنافر،۲۵۸۔

☆ گلِ رعنا۔غالب۔۱۹۷۰ء،نئی دلّی

☆ میرزا غالب(انگریزی)اسے نیشنل بک ٹرسٹ ،نئی دلّی نے ۱۹۶۸ء میں غالب صدی تقریبات کے سلسلے میں شائع کیا۔اس کا ہندی ،پنجابی ،گجراتی ،مراٹھی ،بنگالی اور اُڑیا میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

☆ نثر ابوا کلام آزاد۔(انتخاب)۔ہریانہ: ہریانہ اردو اکادمی ۶۱۰ سیکٹر ۱۶ پنچکولہ ،ہریانہ۔طباعت، دہلی:اے ون آفسیٹ پرنٹرز،گلی راجان ،کوچہ چیلان ۱۹۹۲ء،۳۴۴ص

مشمولات:

دعائیہ: عالی جناب بھجن لال ،وزیر اعلا ہریانہ،۴

ابتدائیہ: جناب اے، بینرجی، آئی اے ایس، نائب صدر اکادمی، ۵،

پیش لفظ: جناب کشمیری لال ذاکر، سکریٹری، ہریانہ اردو اکادمی، ٦،

مقدمہ: مالک رام، ۷

☆ نذرِ حمید (اردو و انگریزی)، نئی دلّی، ۱۹۸۱ء

☆ نذرِ ذاکر (اردو و انگریزی)، نئی دلّی، ۱۹٦۷ء

☆ نذرِ زیدی (اردو و انگریزی)، نئی دلّی، ۱۹۸۰ء

☆ نذرِ عابد (اردو و انگریزی)، نئی دلّی، ۱۹۷۴ء

☆ نذرِ عرشی (اردو و انگریزی)، نئی دلّی (بہ اشتراک پروفیسر مختار الدین احمد)، ۱۹٦۵ء

☆ نذرِ مختار، نئی دہلی: مجلس نذرِ مختار، ۱۹۸۸ء، ۵۰۴ص

فہرست:

تذکرہ

(۱) ذکرِ مختار: مالک رام۔۱۱ (۲) پروفیسر مختار الدین احمد: پروفیسر نذیر احمد۔۴۷ (۳) پروفیسر مختار الدین احمد؛ ایک دوست: اسلوب احمد انصاری۔۵۹ (۴) پروفیسر مختار الدین آرزو؛ ایک شخصی مطالعہ: عبدالمغنی۔٦۷ (۵) ڈاکٹر مختار الدین احمد بحیثیت محقق: ڈاکٹر گیان چند۔۷۱ (٦) مالک بنام مختار: علی جواد زیدی۔۹۷ (۷) پروفیسر مختار الدین احمد کی نثر: نورالحسن نقوی۔۱۱۷

مقالات

(۱) فرانسیسی زبان کی پیدایش میں عربی کا حصہ: محمد حمید اللہ۔۱۲۹ (۲) اکبر کا پس مرگ خطاب؛ عرش آشیانی، یا عرش آستانی: ضیاالدین ڈیسائی۔۱۳۹ (۳) امیر خلف بن احمد بادشاہ سیستان: پروفیسر نذیر احمد۔۱۵۳ (۴) ثنا اللہ خان فراق: مشفق خواجہ۔۱۹۱ (۵) مثل افلاطونی ابن عربی کے اعیان ثابتہ: محمد عبدالسلام۔۲۲۱ (٦) اردو شاعری میں انسانی اخوت: جگن ناتھ آزاد۔۲۴۱ (۷) مکاتیب پطرس، بنام ایم شفقت: ڈاکٹر معین الرحمٰن۔۲٦۱ (۸) عورت کی حکمرانی، ایک اسلامی نقطۂ نظر: پروفیسر مشیرالحق۔۲۸۳ (۹) عاشور نامہ: سید قدرت نقوی۔۲۹۵ (۱۰) میرا شعری تجزیہ: مسعود حسین خان۔۳۳۳ (۱۱) جوش ملیح آبادی، ایک عہد آفریں شخصیت: ڈاکٹر محمد حسن۔۳۵۱ (۱۲) اردو ہائیکو کا منظر و پیش منظر: ڈاکٹر فرمان فتح پوری۔۳۷۷ (۱۳) عہد اورنگ زیب میں موسیقی اور موسیقار: پروفیسر محمد اسلم۔۴۰۱ (۱۴) عربی ادب میں رومانی تحریک: پروفیسر ریاض الرحمٰن خاں شروانی۔۴۲۵ (۱۵) اردو کے کچھ فعلی مشتقات: ڈاکٹر سہیل بخاری۔۴۴۳ (۱٦) مثنوی ماہ پیکر کا شاعر: ڈاکٹر سیدہ جعفر۔۴۴۹ (۱۷) مولانا محمد بشیر سہسوانی: حنیف نقوی۔۴٦۱ (۱۸) دیوانِ حقیقی: امیر حسن عابدی۔۴۷۷ (۱۹) اردو میں نعت گوئی کی روایت: پروفیسر ظہیر احمد صدیقی۔۴۷۸-۵۰۴۔

☆ وہ صورتیں الٰہی (۱۹۷۴ء)۔(نئی دہلی: مکتبہ جامعہ، اشتراک قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۱۱ء، ۲۵٦ص)

فہرست:

(۱)غالب۔۱۳(۲)سائل دہلوی۔۴۹(۳)صدر یار جنگ (مولانا حبیب الرحمٰن شروانی)۔۷۴(۴)سید سلیمان ندوی۔۹۸(۵)برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی۔۱۰۹(۶)یگانہ چنگیزی لکھنوی۔۱۳۷(۷)جگر مراد آبادی۔۱۷۱(۸)نیاز اور نیازمند۔۱۹۸(۹)نیاز فتح پوری۔۲۱۲(۱۰)غلام رسول مہر۔۲۳۶

☆ یادگار عرش ملسیانی، کتاب نما کا خصوصی شمارہ، مرتبہ۔نئی دہلیؒ: ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر، مینجنگ اڈیٹرؒ: شاہدعلی خاں۔اڈیٹرؒ: ولی شاہجہان پوری۔مہمان اڈیٹر: مالک رام، جنوری ۱۹۸۱ء، ۱۶۰ص

فہرست:

تعارف: مالک رام

پیغامات: شیخ محمد عبداللہ۔کرنیل بشیر حسین زیدی۔ابوالاثر حفیظ جالندھری۔میکش اکبر آبادی۔حامد علی خاں۔مہر لال سونی ضیا فتح آبادی۔خوشتر گرامی۔

شخص:

(۱)شریمتی راج عرش: میراجیون ساتھی(۲)شریمتی آشا،شانتی کپلا: عرش بھائی صاحب(۳)مالک رام: بال مکند عرش ملسیانی(۴)جناب دوارکاداس شعلہ: پنڈت بال مکند عرش مرحوم(۵)جناب خلیق احمد نقوی: عرش مرحوم(۶)پروفیسر جگن ناتھ آزاد: عرش ملسیانی؛ کچھ یادیں(۷)جناب کالی داس گپتا رضا: بھائی عرش(۸)جناب حکیم ترلوک ناتھ اعظم جلال آبادی: عرش ملسیانی مرحوم(۹)جناب خزاں چند بسمل حیرتی: کچھ یادیں عرش مہودہ کی(۱۰)جناب رشی پٹیالوی: ذکر ذکر دلچسپی(۱۱)جناب دینا ناتھ مست: خلد آشیاں عرش ملسیانی؛ کچھ تاثرات(۱۲)ڈاکٹر ر۔ک۔نول: جناب عرش ملسیانی۔

شاعر:

(۱)پروفیسر محمد حسن: عرش ملسیانی کی شاعری؛ درمجموعہ ھاے کلام کی روشنی میں(۲)جناب اسلام عشرت: عرش ملسیانی؛ ایک شاعر(۳)جناب شہباز حسین، مدیر آجکل: عرش؛ کامیاب صحافی(۴)جناب الفت ایمن آبادی: عرش؛ شادو کامگار شاعر(۵)جناب نسیم کاشمیری: نغمۂ سرمد(۶)جناب برہما نند جلیس: یادِ عرش ملسیانی۔

خراج عقیدت:

قطعاتِ تاریخِ وفات۔

☆ یادگارِ غالب (حصہ اردو)، شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالی، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ، تصحیح وترتیب (معیاری ادب نمبر۱۷)، ۲۱۹ص

ان کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ پونے دوسو مقالات مختلف علمی و ادبی جرائد میں چھپے ہوئے منتشر حالت میں موجود ہیں۔

مالک رام پر لکھے گئے مقالات

مقالات ایم فل

☆ مالک رام: شخصیت اور ادبی خدمات، کنیز فاطمہ نگران ڈاکٹر قاضی عبید الرحمٰن ہاشمی، جامعہ ملیہ اسلامیہ،

نئی دہلی 1998ء

وہ کتابیں جن میں مالک رام کا ذکر ہے:

☆ اُردو کے چند خاکہ نگار ،قدرت اللہ شہزاد ، بہاولپور، مکتبہ الہام ،۲۰۰۷ء،ص ۱۴

مالک رام پر کتابیں:

☆ اُردو تحقیق اور مالک رام ،شاہد اعظمی ۱۹۷۵ء

تبصرہ:

اس کتاب میں اردو کے چند نامور محققوں کے تحقیقی مقالات جو مالک رام صاحب کی تحقیقات کے تنقیدی جائزے سے متعلق ہیں، شامل کئے گئے تھے۔ ان میں قاضی عبدالودود ، امتیاز علی خاں عرشی، رشید حسن خاں، محمود الٰہی ، گیان چند، قمر رئیس ،عتیق صدیقی، کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان محققوں نے مالک رام کی تحقیقی لغزشوں کے ساتھ نشان دہی کی ہے۔

☆ ارمغانِ مالک ،ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ۱۹۷۱ء

☆ خطوط مالک رام،مرتبہ شمیم جہاں،نئی دلّی: ڈی۵۰/،منٹو روڈ۔طباعت،نئی دلّی:ثمر آفسٹ پرنٹرز،۱۹۹۷ء،۳۱۲

فہرست:

پیش لفظ:خلیق انجم ۔۹

حرف آغاز ۔۱۱

مقدمہ ۔۱۵

(۱)پروفیسر جگن ناتھ آزاد۔۸۱(۲)پروفیسر گیان چند جین۔۹۷(۳)پروفیسر مسعود حسین خاں ۔۱۳۷(۴)پروفیسر سید مسعود حسن رضوی ادیب۔۱۴۳(۵)پروفیسر مختار الدین احمد۔۱۴۵(۶)رشید حسن خاں۔۲۰۹(۷)پروفیسر عبد المغنی۔۲۱۳(۸)پروفیسر نثار احمد فاروقی۔۲۱۵(۹)پروفیسر گوپی چند نارنگ۔۲۲۵(۱۰)ڈاکٹر خلیق انجم۔۲۵۵(۱۱)شمس الرحمٰن فاروقی۔۲۶۱(۱۲)پروفیسر مونس رضا۔۲۶۳(۱۳)دل شاہجہان پوری۔۲۶۵(۱۴)پروفیسر حنیف نقوی۔۲۷۱(۱۵)نصیر الدین ہاشمی۔۲۷۵(۱۶)سلیم تمنائی۔۲۷۹(۱۷)ڈاکٹر آمنہ خاتون۔۲۸۳(۱۸)ایم۔حبیب خاں۔۲۸۷(۱۹)سید منظور احمد۔۲۸۹(۲۰)ظفر ادیب۔۲۹۱(۲۱)سرور تونسوی۔۲۹۷(۲۲)ہمت رائے شرما۔۲۹۹۔

☆ غالب شناس ،مالک رام ۔ڈاکٹر گیان چند،کراچی:ادارۂ یادگار غالب ،طبع اول ۲۰۰۲ء،۱۵۴ص

فہرست:

پیش لفظ۔۷

پہلا باب:تمہید۔۱۰

دوسرا باب:طبع زاد کتابیں ۔۱۷(۱)ذکر غالب ۔۱۷(۲)انگریزی کتابچہ مرزا غالب ۔۳۶(۳)تلامذۂ غالب ۔۳۷

تیسرا باب:مضامین ۔۴۶(۱)''وہ صورتیں الٰہی'' کا ایک مضمون۔۴۸(۲)فسانۂ غالب۔۵۱(۳)گفتارِ غالب ۔۶۳ (۴)

''تحقیقی مضامین'' میں غالبیات کے مضامین ۔۷۳(۵) مجموعوں کے باہر متفرق مضامین ۔۷۶

چوتھا باب: تدوین اور ادارت ۔۸۶

فارسی (۱) سبد چین ۔۸۶ (۲) دستنبو۔۸۸ (۳) کلیاتِ نظمِ غالب (غیر مطبوعہ) ۔۹۲

اردو فارسی مشترک (۱) گل رعنا ۔۹۳

اردو (۱) دیوانِ غالب ۔۱۰۰ (۲) خطوطِ غالب ۔۱۱۲ (۳) عیارِ غالب ۔۱۳۹ (۴) یادگارِ غالب ۔۱۴۰

پانچواں باب: مجموعی جائزہ ۔۱۴۴

کتابیات ۔۱۴۹

☆ مالک رام – ایک مطالعہ، مرتبہ علی جواد زیدی، نئی دہلی: مکتبۂ جامعہ ملیہ اسلامیہ، ۱۹۸۶ء، ص ۳۳۶

مشمولات:

مقدمہ۔علی جواد زیدی، ۵۔۲۲

غالبیات: ☆(۱) فسانۂ غالب ۔پروفیسر گیان چند، ۲۷۔۳۰ (۲) سوانح غالب کا ایک پہلو۔شمس الرحمٰن فاروقی، ۳۱۔۴۱ (۳) فسانۂ غالب ۔کالی داس گپتا رضا، ۴۲۔۴۹ (۴) ذکرِ غالب ۔پروفیسر مختار الدین احمد، ۵۰۔۵۸ (۵) ذکرِ غالب: ایک مستند سوانح حیات۔اوم پرکاش بجاج، ۵۹۔۷۲ (۶) مالک رام: رہرورِاہ غالب ۔پروفیسر گوپی چند نارنگ، ۷۳۔۸۵ (۷) مالک رام اور غالب ۔سید صباح الدین عبدالرحمٰن، ۸۶۔۹۷ (۸) تلامذۂ غالب ۔پروفیسر شمیم حنفی، ۹۸۔۱۰۲ (۹) مالک رام بحیثیت ماہرِ غالبیات۔پروفیسر گیان چند، ۱۰۳۔۱۱۸۔

اسلامیات: ☆(۱) عورت اور اسلامی تعلیم ۔مولانا اسلم جیراجپوری (مرحوم)، ۱۲۱۔۱۲۸ (۲) عورت اور اسلامی تعلیم ۔مولانا عبدالماجد دریا بادی (مرحوم)، ۱۲۹۔۱۳۱ (۳) عورت اور اسلامی تعلیم ۔جسٹس محمد ہدایت اللہ، ۱۳۲۔۱۳۴ (۴) عورت اور اسلامی تعلیم ۔مولانا ضیاء الدین اصلاحی، ۱۳۵۔۱۵۲ (۵) اسلامیات۔مولانا محمد عبدالسلام خان، ۱۵۳۔ ۱۸۲ (۶) اسلامیات پر ایک نظر۔ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، ۱۸۳۔۱۹۱ (۷) اسلامیات۔ڈاکٹر اختر واسع، ۱۹۲۔۱۹۸۔

تذکرہ نگاری: ☆ تذکرہ نگاری اور مالک رام۔ڈاکٹر نثار احمد فاروقی، ۲۰۱۔۲۱۱۔

تحقیق: ☆ مالک رام بحیثیت محقق۔سید محمد مشتاق شارق، ۲۱۵۔۲۲۰۔

مرقع نگاری: ☆(۱) مالک رام کی مرقع نگاری ۔پروفیسر اسلوب احمد انصاری، ۲۲۳۔۲۲۹ (۲) مالک رام بحیثیت مرقع نگار۔ڈاکٹر نورالحسن نقوی، ۲۳۰۔۲۳۸ (۳) مالک رام کی خاکہ نگاری۔سید محمد مشتاق شارق، ۲۳۹۔۲۴۲۔

نثر نگاری: ☆(۱) نگار خانۂ نثر ۔پروفیسر جگن ناتھ آزاد، ۲۴۹۔۲۶۵ (۲) ممتاز نثر نگار۔ضیا فتح آبادی، ۲۶۶۔۲۷۷۔

تدوین ابوالکلام آزاد: ☆(۱) مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک محقق: مالک رام ۔ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری، ۲۸۱۔۳۰۵ (۲) مالک رام اور ابوالکلام آزاد۔پروفیسر عبدالقوی دسنوی، ۳۰۶۔۳۱۶۔

ضمیمہ: (۱) توقیتِ مالک رام ۔حبیبہ بانو، ۳۱۹۔۳۳۰ (۲) مضمون نگار۔مرتب (علی جواد زیدی)، ۳۳۱۔۳۳۶۔

☆ مالك رام:حيات اور كارنامے ،محمد ارشد، کانپور

☆ مالك نامہ(مالک رام کی ادبی خدمات)،مرتبہ کرنل بشیر حسین زیدی ،دہلی:جشن مالک رام کمیٹی ، ۱۹۸۷ء،۲۵۰ص

مشمولات:

پیش لفظ۔کرنل بشیر حسین زیدی☆خدا مالک رام کو سلامت رکھے۔سید شہاب الدین دسنوی☆مالک رام ۔پروفیسر جگن ناتھ آزاد☆گفتار غالب ۔ڈاکٹر گیان چند☆مالک رام ؛صف اول کا خاکہ نگار۔ڈاکٹر خلیق انجم ☆مالک رام اور اسلامیات۔ڈاکٹر عبدالمغنی☆غالبیات میں اولیاتِ مالک رام ۔ کالی داس گپتا رضا☆مالک رام ایک کتاب۔رفعت سروش☆سوانحی تحقیق اور مالک رام۔ایم،حبیب خاں☆مالک رام کی اردو خدمات۔ڈاکٹر محمد ایوب تاباں☆غالب شناس مالک رام۔شیخ سلیم احمد☆مالک رام معاصرین کی نظر میں ۔شاہد علی خاں☆مالک رام صاحب مکتوب نگار کی حیثیت سے۔شمیم جہاں☆سہ ماہی تحریر ؛تعارف اور مندرجات کا اشاریہ ۔ڈاکٹر ضیاء الدین انصاری☆مالک رام کی تحریریں و خاکے۔(۱)میرزا غالب (۲)سائل دہلوی☆توقیتِ مالک رام ۔حبیبہ بانو۔

کتابیات

☆ ابوالکلام آزاد،مولانا ، خطبات آزاد،نئی دہلی:ساہتیہ اکادمی،۱۹۹۰ء

☆ ابوالکلام آزاد،مولانا ، غبار خاطر،مرتب،مالک رام،نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی، ۱۹۶۷ء

☆ ابوالکلام آزاد،مولانا ،تذکرہ،۱۹۶۸ء،نئی دلّی

☆ ابوالکلام آزاد،مولانا ،خطوط ابوالکلام آزاد،جلد اول ،نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی،۱۹۹۱ء

☆ ابوالکلام آزاد،نثر ابوالکلام آزاد۔(انتخاب)۔ہریانہ: ہریانہ اردو اکادمی ۶۱۰ سیکٹر ۱۶ پنچکولہ،ہریانہ۔طباعت، دہلی:اے ون آفسیٹ پرنٹرز،گلی راجان ،کوچہ چیلان ،۱۹۹۲ء

☆ بشیر حسین زیدی ،کرنل،مرتب ،مالك نامہ(مالک رام کی ادبی خدمات) ،دہلی:جشن مالک رام کمیٹی ، ۱۹۸۷ء

☆ تلوک چندمحروم ، افکارِ محروم ،نئی دہلیؒ:محروم میموریل لٹریری سوسائٹی ،پہلی اشاعت، ۱۹۶۷ء ،نئی طباعت،۱۹۹۳ء

☆ غالب شناس ،مؒالک رام ۔ڈاکٹر گیان چند،کراچی:ادارۂ یادگار غالب ،طبع اول ،۲۰۰۲ء

☆ غالب، خطوطِ غالب ،(منشی مہیش پرشاد)علی گڑھ :انجمن ترقی اُردو ہند،۱۹۶۲ء

☆ غالب،دیوانِ غالب ،(صدی ایڈیشن)،بار اول ،دلّی۶:آزاد کتاب گھر،کلاں محل ،۱۹۵۷ء

☆ فضل علی فضلی ،کربل کتھا،ترتیب مالک رام ومختار الدین احمد،دلّی: سلسلہ مطبوعات ادارۂ تحقیقاتِ اردو، ۸،اشاعت اول ،اکتوبر ۱۹۶۵ء

☆ قدرت اللہ شہزاد ،اُردو کے چند خاکہ نگار ،بہاولپور، مکتبہ الہام ،۲۰۰۷ء

☆ مالک رام ،تحقیقی مضامین،نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ ،۲۰۱۱ء

☆ مالک رام - ایك مطالعہ ،مرتبہ علی جواد زیدی ،نئی دہلی:مکتبۂ جامعہ ملیہ اسلامیہ، ۱۹۸۶ء

☆ مالک رام، عابد رضا بیدار،مرتبین،افکارِ سیدین ، دہلی : مکتبہ جامعہ،۲۰۱۱ء

☆ مالک رام،اسلامیات،نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،ستمبر۱۹۸۴ء

☆ مالک رام،تذکرہ معاصرین ،جلد اول ،نئی دہلی ،مکتبہ جامعہ،۲۰۱۱ء

☆ مالک رام،تذکرہ معاصرین ،جلد دوم،نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،۲۰۱۱ء

☆ مالک رام،تذکرہ معاصرین ،جلد سوم،نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،۲۰۱۱ء

☆ مالک رام،تذکرہ معاصرین ، جلد چہارم، بار اول،جون۱۹۸۲ء

☆ مالک رام،تلامذۂ غالب،دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، باردوم،۱۹۸۴ء

☆ مالک رام،حموربی اور بابلی تہذیب و تمدن ،نئی دہلی: مکتبۂ جامعہ، پہلی بار ،دسمبر۱۹۹۲ء

☆ مالک رام،خطوط مالک رام،مرتبہ شمیم جہاں،نئی دلّی: ڈی/۵۰ ،منٹو روڈ۔طباعت،نئی دلّی:ثمر آفسٹ پرنٹرز،۱۹۹۷ء

☆ مالک رام،ذکرِ غالب،نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، بار دوم ،اکتوبر۱۹۵۰ء

☆ مالک رام،عورت اور اسلامی تعلیم لکھنؤ،یونائیٹڈ انڈیا پریس،۱۹۵۱ء

☆ مالک رام،فسانۂ غالب،دہلی : مکتبہ جامعہ، ۲۰۱۱ء

☆ مالک رام،قدیم دِلّی کالج،نئی دہلی:مکتبۂ جامعہ،فروری۱۹۷۵ء

☆ مالک رام، کچھ ابوالکلام کے بارے میں ۔نئی دہلی: مکتبہ جامعہ،پہلی بار ،جون ۱۹۸۹ء

☆ مالک رام، گفتارِ غالب،نئی دہلی:مکتبۂ جامیہ لمٹیڈ،۱۹۸۵ء

☆ نذیر احمد،شمس العلما مولوی ،توبة النصوع ،نئی دہلی : مکتبہ جامعہ،فروری۱۹۷۲ء